......انا للہ وانا الیہ راجعون

# آہ! مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ بھی چل بسے

یادرفتگان — مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا کلکتہ میں ایک موقع پر خطبہ عید اس شعر سے شروع ہوا۔

عید آمد و افزود غم راغم دیگر
ماتم زدہ راعید بود ماتم دیگر

یعنی عید آئی تو مرے غم کو دگنا کر گئی کسی ماتم زدہ کے لئے تو عید ایک اور ماتم ہوتی ہے۔
ہمارے بھی حال احوال ان دنوں کچھ اسی شعر کے مصداق ہیں۔ابھی ہم مولانا حافظ عبدالحمید اظہرؒ 'مولانا محمد اسحٰق بھٹیؒ اور عزیز رفیق ماسٹر حبیب اللہ کے سانحات ارتحال کے تسلسل سے غمزدہ تھے کہ عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بچپن کے دوست اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا عبدالعزیز حنیف دل کے عارضہ سے نڈھال ہو گئے' ہسپتال لے جایا گیا 'طبی امداد دیکر اور اطمینان دلا کر ڈاکٹروں نے گھر بھیج دیا لیکن پھر نماز عصر کا وضو بناتے ہوئے دوسرے روز دورہ دل سے آخرت کے راہی بن گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) ان کی عمر 75 برس تھی۔

مولانا عبدالعزیز کی رحلت کی خبر چند ساعتوں میں نہ صرف اسلام آباد' راولپنڈی بلکہ پورے ملک میں پھیل گئی۔اگلے روز گیارہ بجے دن مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی' جس میں جماعتی رفقاء واحباب اور ملک کے اطراف واکناف سے ممتاز علماء وکارکنان نے شرکت کی۔ان سطور کا راقم اپنی علالت اور کمر کی تکلیف کے باعث سفر نہ کرسکا۔

جماعت کے معروف عالم دین اور خطیب وشیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح تقسیم ملک سے قبل ہمارے شہر پٹی ضلع امرتسر کے قریبی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے' میرے والدین کا آبائی گاؤں بھی وہی تھا' حضرت حافظ ذبیح صاحب کے ہمارے خاندان سے گہرے تعلقات تھے۔جب حافظ صاحب جامعہ رحمانیہ دہلی سے تحصیل علم کے بعد واپس آئے تو پٹی میں ہی انہوں

نے خطابت اور درس وتدریس کا آغاز کیا۔ یہ تعلقات دیرینہ ملکی تقسیم کے بعد بھی جاری رہے جبکہ حافظ صاحب' راولپنڈی کی مرکزی مسجد جامع مسجد روڈ پر خطیب مقرر ہوئے جہاں مدرسہ تدریس القرآن والحدیث میں بطور صدر مدرس بھی فرائض انجام دیتے تھے۔ اس بنا پر بچپن ہی سے والدین کے ہمراہ راولپنڈی میں حافظ صاحب کے دولت کدہ پر میرا آنا جانا رہتا تھا۔ مولانا عبدالعزیز حنیف اس زمانے میں یہاں حافظ صاحب کے صحیح بخاری ودیگر کتب رکھتے تھے۔

میرا ابھی وہ دور طالب علمی کا دور تھا' مولانا عبدالعزیز صاحب سے اسی نوعمری کے دور سے دوستانہ تھا۔ مرحوم کسی طور تعلیمات سے فراغت کے بعد کراچی چلے گئے اور کئی سال وہاں مقیم رہے' ان کا اصل وطن آزاد کشمیر تحصیل باغ تھا۔ اب ذرا ان کی راولپنڈی آمد کا پس منظر پڑھئے گا 1968ء کی مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس راولپنڈی میں بڑی روایتی شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ اتوار کے روز صبح 10 بجے مرکزی جمعیت کے امیر محترم استاذ الاساتذہ حضرت حافظ محمد گوندلویؒ نے اسلام آباد کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کا پلاٹ سرکاری طور پر جماعت کو دیا گیا تھا اور سرکاری طور پر ہی اس کی تعمیر چند ماہ میں بڑی خوبصورتی سے مکمل ہوگئی۔ اب وہاں اسلام آباد کے پڑھے لکھے ماحول کے مطابق خطیب کی اشد ضرورت تھی۔ حضرت حافظ ذبیح صاحب کے ایما پر گاہے بگاہے مجھ سے بھی اور بعض دیگر علمائے کرام سے بھی یہ خدمت لی جاتی رہی۔ مولانا عبدالعزیز حنیف نے انہی دنوں میرے ساتھ رابطہ کیا اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں گھر سے بہت دور ہوں آپ فیصل آباد' لاہور' گوجرانوالہ یا راولپنڈی کے گردونواح میں میرے لئے بطور خطیب کوشش کریں۔ میں نے ان کی اس خواہش کا اظہار حضرت حافظ ذبیح صاحب سے کیا انہوں نے فرمایا ''وہ کراچی جیسا بڑا شہر چھوڑ کر یہاں آ جائیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ حکم کریں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے فرمان کے مطابق میں نے مولانا عبدالعزیز سے رابطہ کیا اور وہ فی الفور اسلام آباد کی اسی مرکزی مسجد میں بطور خطیب تشریف فرما ہوئے اور بڑے خوشگوار ماحول کو قائم کرتے ہوئے اور جماعتی ترقیات وتنظیم کی بھرپور تگ وتاز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔ نوراللہ مرقدہٗ اللہ تعالیٰ ان کی گوناگوں حسنات قبول ومنظور فرمائے۔

مولانا عبدالعزیز حنیف ؒعلم وعمل اور خطابت ونجابت کے نفیس انسان تھے۔ علمی وقار اور سنجیدگی و

متانت اور فہم وفراست جیسی وافر صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا تھا۔ پہاڑی سرحدی علاقوں ایبٹ آباد' ایوبیہ' توحید آباد اور گلیات میں آج جو مساجد و مدارس کی آبادکاری اور رونقیں نظر آتی ہیں ان کے قیام واساس میں میاں فضل حق مرحوم کے دست و بازو تھے۔ میاں صاحب' حافظ ذبیح صاحب اور مولانا مرحوم کے ان علاقوں کے بہت سے تبلیغی موقعوں پر راقم بھی ہمنوا رہتا تھا۔

ان بے شمار جماعتی کارکردگی اور مقامی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سینئر نائب امیر تھے۔

مولانا مرحوم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ بھی رہے' اس دورانیہ میں ان کے نمایاں جماعتی امور اور مسائل کے سلسلے کی جدوجہد جماعتی تاریخ میں اہم کردار کی حیثیت سے یاد رکھی جائے گی۔ ملک کے بہت سے اضلاع میں تنظیمی اور تبلیغی پروگراموں میں باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے شرکت فرماتے رہے۔

جماعت کی مرکزی مجلس عاملہ اور شوریٰ میں ان کی تجاویز و آراء کی بڑی وقعت رہتی۔ مرکزی قائدین امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی عدیم الفرصتی کے موقعوں پر اسلام آباد کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ان کی نمائندگی فرماتے۔

اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر کے وہ ممتاز ممبر بھی رہے۔ اس لحاظ سے بھی ان کی خدمات اور وہاں اسلامائزیشن کے سلسلہ کی سرگرمیاں ہمیشہ یاد رہیں گی ۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان ماشاءاللہ علمائے دین اور دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہیں۔ خصوصاً پروفیسر ابوبکر و دیگر اپنے والد گرامی قدر کے کتاب وسنت کے جلائے چراغ ان شاءاللہ بجھنے نہ دیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا علیہ الرحمہ کی مغفرت وبخشش فرمائے اور خاندان ولواحقین اور احباب کو اس سانحہ عظیم پر صبر وحوصلہ کی توفیق بخشے۔ مولانا عبدالعزیز کی اچانک وفات سے جو خلا اسلام آباد کی جماعتی فضاؤں میں پیدا ہوا ہے۔ اس کی عکاسی کرتے ہوئے آخر میں ایک شعر۔

تو کیا گیا کہ رونق بزم چمن گئی
رنگ بہار دید کے قابل نہیں رہا